السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت چند پشت سے بازاری رنڈی تھی اس سے اسی حالت میں دولڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کے بعد اس رنڈی کو خداوند کریم نے ہدایت دی وہ اس کاربد سے تائب ہوئی اور اس کی اولاد بھی تائب ہوئی اس کی لڑکی نے شریف خاندان کے ایک آدمی سے نکاح کرلیا۔ اور اس کے دونوں لڑکے تعلیم میں مشغول ہوگئے اور بُرے کاموں سے پورے پورے تائب ہوگئے اب وہ تینوں قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز روزہ وغیرہ احکام دین کی پابندی رکھتے ہیں جیسے کہ اور مسلمان رکھتے ہیں کیا وہ مسلمان ہیں اور ان سے مل کر کھانا جائز ہے یا نہیں اور ان سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملنے جلنے کے لیے شریعت اجازت دیتی ہے یا نہیں جو لوگ ان کو مسلمان خیال کرتے ہیں وہ راستی پر ہیں یا جو ان سے نفرت کرتے ہیں حتی کہ ان سے کلام کرنا بھی درست نہیں سمجھتے وہ راستی پر ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک وہ مسلمان ہیں اور ان سے مل کر کھانا پینا بلاشبہ جائز ہے اور ان سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملنے جلنے کے لیے شریعت اجازت دیتی ہے اور جو لوگ ان کو مسلمان خیال کرتے ہیں وہ راہ حق پر ہیں اور جو لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں اور ان سے کلام کرنے کو بھی درست نہیں سمجھتے ہیں وہ باطل اور ضلالت کے راستے پر ہیں اور شریعت سے جاہل ہیں حدیث شریف میں ہے :

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - : "كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ[1]"

(رواہ ترمذی۔ وابن ماجہ۔ والدارمی)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ ہر بنی آدم خطا کرنے والا ہے اور خطا کرنے والوں میں بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں پس جب ان لوگوں نے اپنے کاربد سے توبہ کی تو سب خطا کاروں سے بہتر ہوئے و نیز ایک روایت میں آیا ہے :

"عبداللہ بن مسعود عن أبیہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ"[2]

یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اس شخص کے ہے جس نے گناہ ہی نہیں کیا ہے پس جب توبہ کرنے کی وجہ سے ان پر گناہ ہی نہ رہا اور بے گناہ ٹھیرے تو اب ان سے مل کھانا پینا اور ان سے ملنا جلنا اور سلام وکلام کرنا سب کچھ جائز ہے اور ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم حررہ علی احمد عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق : ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا الزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى الدِّينِ ... ١١ .... سورة التوبة[3]

یعنی اگر کافر لوگ اپنے کفر سے توبہ کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار اور مشرکین اپنے کفر و شرک سے توبہ کریں تو وہ توبہ کرنے کے بعد ہمارے دینی بھائی ہوجاتے ہیں اور ان کے ساتھ کل معاملہ وبرتاؤ مسلمانوں کا کرنا ضروری ہوجاتا ہے تو اگر مسلمان بدکار اپنے کاربد سے توبہ کریں، اور نماز روزہ وغیرہ احکام شرعیہ کی پابندی رکھیں تو وہ بدرجہ اولیٰ ہمارے دینی بھائی ہوں گے اور ان کے ساتھ دیگر مسلمانوں کی طرح کھانا پینا اور ان سے ملنا جلنا اور ان سے سلام کرنا وغیرہ بدرجہ اولیٰ ضروری ہوگا بناء علیہ صورت مسئولہ میں عورت مذکورہ اور اس کی تینوں اولاد مسلمان ہیں اور تمام مسلمانوں کے وہ دینی بھائی بہن ہیں اور ان سے مل کر کھانا پینا جائز ہے اور ان سے دوسرے مسلمانوں کی طرح ملنے جلنے کی شریعت اجازت دیتی ہے۔ بلکہ ضروری بتاتی ہے اور جو لوگ ان سے نفرت رکھیں اور ان سے سلام وکلام کرنے کو اور ان سے ملنے جلنے کو نادرست سمجھیں وہ صریح غلطی پر ہیں اور راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو راہ پر لادے واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمان المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

---

[1] ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام بنی آدم گنہگار ہیں اور بہترین گناہگار توبہ کرنے والے ہیں۔

[2] ۔گناہ سے توبہ کرنے والا اسی طرح پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

[3] ۔اگر وہ توبہ کریں نماز کی پابندی کریں اور زکاۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نذیریہ]

جلد 2، کتاب التوبہ : صفحہ :68

محدث فتویٰ